Editorial

اداریہ

سید رضیؒ کی وکالت میں سید العلماءؒ کا قلم

آج عالمی منظر نامہ پر عراقی باغیانہ اور دہشت گردانہ کارروائیاں تشویش ناک حد تک چھائی جارہی ہیں۔ عراق میں 'بنام تحفظ حقوق انسانیت' بیرونی فوجی مداخلت کا عشرہ پورا ہوچکا ہے۔ اسی کے ٹھیک بعد عراق میں شیعہ سنی افتراق (Divide) کی کوشش کی گئی تھی لیکن وہاں کی قیادت خصوصاً شیعہ مرجعیت اور علمائے اہل سنت کی دانشمندانہ حکمت عملی اور مثبت و معقول اقدامات نے اس کوشش کو پنپنے سے پہلے ہی مسل دیا۔ اب اسے تازہ تخم ریزی کی سعی کی جارہی ہے، امید ہے، یہ 'لاحاصل' ہی ثابت ہوگی۔ خیر، ہم تو عراق کے معاملہ میں خیر و صلاح کی دعا کرتے ہیں۔

❁❁❁

عراق کی سیاسی، معاشی، اور اسٹرٹجی کی اہمیت دنیا کی نظر میں اس وقت آئی تھی جب امیر المومنینؑ نے بطور سربراہ حکومت اسلامیہ اسے پایۂ سلطنت بنایا تھا۔ اس وقت اپنی وسعت و عظمت کے لحاظ سے یہ سب سے بڑی مسلم حکومت تھی۔ پھر سید الشہداء کی زبردست حکمت عملی نے مدینہ میں کربلا نہ ہونے دی جب کہ

مدینہ میں بنائے کربلا رکھی گئی تھی

امام عالی مقامؑ کے تاریخ ساز اقدام نے ایک بار پھر عراق کو مرکزی حیثیت دے دی۔ اسی لئے عباسی حکومت کے خاتمہ تک یعنی متحدہ مسلم مملکت کے سقوط تک یہ حیثیت برقرار رہی۔ بہرحال آج بھی عراق کو سمجھنے' عراق کے موجودہ مسئلہ کا حل تلاش کرنے اور عراق کو متحد رکھنے کے لئے بھی امیر المومنین کے فرمودات کی کلیدی اہمیت ہے۔ (امیر المومنین کی دینی زعامت غیر متنازع ہے' آپ کی حکیمانہ حیثیت مسلم ہے' دنیا آپ کو عالم اسلام کا اولین 'فیلسوف' تسلیم کرتی ہے' اور آپ کے حکیمانہ اور عادلانہ فیصلوں کے آگے سر تسلیم و سپاس خم کرتی ہے) ہماری خوش نصیبی ہے، آج آپ کے خطبوں' خطوط' فرمانوں اور حکیمانہ مختصر اقوال نہج البلاغہ کی شکل میں مدون و مرتب موجود ہیں۔ یہ سید رضیؒ کا عظیم الشان تالیفی کارنامہ ہے۔ ہاں' اس کی تدوین امیر المومنین کے کوئی ساڑے تین سو سال بعد انجام پائی۔ غالباً اسی وجہ سے ایک گوشہ کی طرف سے اس قابل قدر تدوین کے استناد پر کچھ شبہ کی انگلی اٹھی۔ حالانکہ خود سید رضیؒ کی علمی و تفقہی حیثیت وثقاہت اپنے میں اس شبہ کے ازالہ کو کافی ہے' پھر نہج البلاغہ پر جو مسلسل و متواتر کام مختلف عنوان سے ہوتا رہا' خصوصاً اس کی شرح نگاری (ان میں سب سے مشہور ضخیم شرح ابوالحدید معتزلی کی ہے) اس کے استناد پر داخلی استشہاد کا درجہ رکھتے ہیں۔ پھر بھی خاص اس استناد کے موضوع پر سید العلماء نے سیر حاصل و قیع مقالہ دنیائے علم کے حوالہ کیا۔ اس مطبوعہ مقالہ کی پہلی قسط موجودہ شمارہ میں 'قند مکرر' کے انداز میں بطور یادگار پیش ہے، ہمیں پورا یقین ہے' ہمارے ناظرین میں اس استناد کے سلسلہ میں ذرا بھی اشتباہ نہیں ہے' پھر بھی ان کے اطمینان قلب کے لئے یا پھر کسی علمی مباحثہ میں ضروری 'جوابی' تقویت کے لئے یہ انتہائی کارگر اور مفید ثابت ہوگا۔

م۔ر۔عابد